32706 ـ بیوی نے خاوند کو کہہ دیا کہ: تم میرے لیے والد کی طرح ہو

سوال

میرے اور خاوند کے مابین کچھ اختلاف ہوا اور غصہ کی حالت اور اس کی مجھ پر حرمت کے باعث میں نے اسے یہ کلمہ کہہ دیا کہ: تم قیامت تك میرے لیے والد کی طرح ہو، اور یہ کئی ایك بار ہوا، مجھے کیا کرنا ہو گا؟
کیا میں خاوند سے طلاق کا مطالبہ کروں یا نہ، میں اپنے معاملہ میں بہت پریشان ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مسلمان شخص اپنے اوپر اللہ تعالی کی حلال کردہ چیز کو حرام کر لے تو اس کا حکم قسم کا ہوتا ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو اللہ تعالی نے حلال کر دیا ہے آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں ؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی کرنا چاہتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا ہے، تحقیق اللہ تعالی نے تمہارے لیے قسموں کو کھولنا مقرر کر دیا ہے، اور اللہ تعالی مولی اور کارساز ہے، اور وہی مکمل علم والا اور حکمت والا ہے التحریم (1 ـ 2).

سعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" اللہ تعالی کی جانب سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عتاب اور ڈانٹ ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کچھ بیویوں کا دل بہلانے کے لیے اپنے اوپر اپنی لونڈی ماریۃ یا پھر شہد نوش کرنا حرام کر لیا تھا، اور یہ معروف ہے، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیات نازل فرمائیں:

تحقیق اللہ تعالی نے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے... .

اور سب مومنوں کی قسموں کے بارہ میں یہ آیت عام ہے..

لھذا جس نے بھی حلال کھانا پینا یا لونڈی کو اپنے اوپر حرام کیا، یا پھر اس نے کوئی کام کرنے یا نہ کرنے پر اللہ تعالی کی قسم اٹھائی اور پھر قسم توڑ دی اور قسم توڑنا کا ارادہ کیا تو اس پر مذکورہ کفارہ ہے. اھـ

دیکھیں: تفسیر السعدی (1035).

مستقل فتوى كميٹی سے اس جیسا ہی سوال دریافت کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

آپ پر اپنے اوپر خاوند کو والد کی طرح کہہ کر حرام کرنے میں قسم کا کفارہ ہے، وہ یہ کہ: دس مسکینوں کو کھانا دینا، ہر مسکین کو ڈیڑھ کلو غلہ، یا ان کا لباس، ہر مسکین کو کپڑے، یا ایك مومن غلام آزاد کرنا، اور اگر آپ ان تینوں اشیاء میں سے کوئی نہیں پاتیں تو پھر تین یوم کے روزے رکھیں.

اور آپ پر آپ کا خاوند حرام نہیں ہے، آپ کو اس فعل کی بنا پر اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنا ہو گی، کیونکہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ اللہ تعالی کی حلال کردہ چیز کو اپنے لیے حرام کرے" اھـ

ماخوذ از: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (23 / 189).

واللہ اعلم .